RAHAT-UL-QULOOB

Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869
Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**
Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.
Website: www.rahatulquloob.com
Approved by Higher Education Commission Pakistan
Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

TOPIC

پانچویں صدی ہجری میں لکھی گئی مالکی اصول فقہ کے کتب کے مؤلفین کی حالات زندگی اور مناہج کا تحقیقی مطالعہ

A research study on methodology of books written on interpretation of Maliki's Fiqh and life of authors in the fifth century

AUTHORS

1. Dr. Hidayat Khan, Associate Professor, Department of Shariah, AIOU, Isb
   Email: hidayat.khan@aiou.edu.pk orcid id:orcid.org/0000-0003-0303-0574
2. Dr. Safiullah M. Wakeel, Assistant Professor, Department of Shariah and Law, IIU, Islamabad. Email: safiwakeel@hotmail.com

How to Cite: Dr hidayat Khan, and Dr. Safiullah Muhammad Wakeel. 2021. "URDU: پانچویں صدی ہجری میں لکھی گئی مالکی اصول فقہ کے کتب کے مؤلفین کی حالات زندگی اور مناہج کا تحقیقی مطالعہ: A Research Study on Methodology of Books Written on Interpretation of Maliki's Fiqh and Life of Authors in the Fifth Century". *Rahatulquloob* 5 (2), 19-28. https://doi.org/10.51411/rahat.5.2.2021/273.

URL: http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/273
Vol. 5, No.2 || July–Dec 2021 || URDU-Page. 19-28
Published online: 05-07-2021

QR. Code

پانچویں صدی ہجری میں لکھی گئی مالکی اصول فقہ کے کتب کے مؤلفین کی حالات زندگی اور مناہج کا تحقیقی مطالعہ

A research study on methodology of books written on interpretation of Maliki's Fiqh and life of authors in the fifth century

[1]ھدایت خان، [2]صفی اللہ محمد وکیل

ABSTRACT:

In this article has been strived to present an introduction of maliki Jurists of principles of Fiqh and also a research study has been done on methodology of their books wrtten in the 5th century. 1-Al Taqreeb wal Irshad by Muhammad Ben tayyab, 2-al Mu'tamad Fi Usul al Fiqh by Mhammad ben Ali Ben tayyab, 3-Al Burhan Fi Usul al Fiqh By Abdul Malik Ben Abdullah ben Yusuf ben Mhammad aljawani, 4-Al Mahsool Fi Usul al Fiqh, By Abo Bakkar Muhammad ben Abdullah ben Mhammad ben Abdullah al undulusi, 5-Al Isharah Fi Usul al Fiqh By Abo al waleed suleman ben al Khalaf ben sa'ad ben Ayuoob ben warith al tajeebi al qurtabi al baji al undulusi, 6-al Hudood Fil Usul By Mhammad al Hasan Ismaeel. It has been tried in this article to cover all aspects of author of each book to know his teacher and student who contributed in establishing of maliki Fiqh. That is why first of all an introduction of the teacher of each author has been presented and then his students. And also, a brief introduction of his other books has been done in order to know his contribution. In the last a detail of each book of each author of the above mentioned five books, is presented. Also, some findings are added in the last of this article.

Key Words: Introduction, Fiqh, Jurist, Research, Methodology, Books, Maliki, Usul, Teachers, Students

فقہ اسلامی کا وسیع ذخیرہ جو کتب فقہ کی شکل میں شروع سے چلا آرہا ہے ان کی اساس اور بنیاد جن اصولوں پر ہے وہ اصول فقہ کہلاتا ہے۔ابتدائی طور پر تو اصول فقہ پر باقاعدہ کوئی تصنیفی کام نہیں ہوا اور یہ اصول بھی سینہ بہ سینہ منتقل ہوتے آرہے تھے۔اس لئے اس حوالے سے اختلاف آراء ہے کہ اس فن پر پہلی باقاعدہ تصنیف کس کی ہے چنانچہ اس ضمن میں امام ابویوسفؒ کا نام لیا جاتا ہے لیکن جو کتاب ہم تک پہنچی ہے وہ امام شافعیؒ کی کتاب الرسالۃ ہے۔

اس فن کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگانا مشکل نہیں کہ یہ فقہ کی اساس ہے اور اس کے بغیر کوئی بھی شخص نصوص شریعہ سے استنباط احکام کا فریضہ سرانجام نہیں دے سکتا۔ چنانچہ تمام مذاہب فقہیہ نے اس کی طرف بھرپور توجہ دی اور اس فن کو پروان چڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ ہر مصنف کی تصنیف اپنے دور کے حالات کی عکاس ہے اور اس پر گردش زمانہ کا چھاپ عموماً بڑا گہرا ہوتا ہے۔

1: التقريب والإرشاد (الصغير)

اس کتاب کے مصنف کا نام محمد بن الطيب بن محمد بن جعفر بن القاسم، القاضي أبو بكر الباقلاني المالكي (المتوفى: 403ھ) ہیں۔ آپ کا جنازہ آپ کے بیٹے حسن نے پڑھایا جو اپنی مثال آپ تھا۔ روافض، معتزلہ، اور مشبہ کے لئے آپ تلوار بے نیام

تھے[1]۔ امام ابو بکر الباقلانی نے اپنے دور کے اہم اساتذہ سے استفادہ کیا جن میں سے آپ کے مشہور شیوخ أبي محمد بن ماسي، وأبي أحمد الحسين بن علي النيسابوري وغیرہ ہیں[2]۔ آپ کے اہم تلامذہ میں سے الحَافِظُ أَبُو ذَرّ الهَرَوِيُّ، وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بنُ أَحْمَدَ السِّمْنَانِي، وَقَاضِي المَوْصِل، وَالحُسَيْن بن حَاتِمٍ الأُصُوْلِيّ وغیرہ شامل ہیں۔[3]

امام باقلانی کے علمی تراث میں سے زیر بحث کتاب کے علاوہ اعجاز القرآن ہے جس میں آپ نے ادباء، بلغاء اور متکلمین پر رد کیا ہیں اسی طرح ایک کتا آپ کی اجمل الاعجاز فیمافی القرآن من مغیبات و تاریخیات ہے۔ جو کہ علم کلام میں ایک اہم کتاب تصور کی جاتی ہے اگرچہ نقد کے حوالے سے کمزور ہے۔[4]

کتاب کا تعارف و اسلوب:

یہ کتاب د. عبد الحميد بن علي أبو زنيد کی تحقیق کے ساتھ 1998 میں تین جلدوں میں مؤسسۃالرسالۃ سے شائع ہو چکی ہے اس کتاب میں مصنف نے آغاز میں نہایت مفید انداز سے فقہ اور اصول فقہ کی حقیقت واضح کی ہے۔ اور ان کے درمیان فرق واضح کیا ہے جو کہ طلبہ کے لئے نہایت مفید بحث ہے۔ اسی طرح علم کیا ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے اس بارے میں بھی ایک وقیع علمی ذخیرہ دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ عوارض اور تکلیف کے ساتھ ساتھ عقل و فطرت کے علمی مصدر کے طور پر کام آنے اور اور افعال کے حسن و قبح پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

مصنف کا انداز بیان نہایت ہی دلچسپ اور دوستانہ ماحول میں بات کرنے کا ہے قاری یوں سمجھتا ہے کہ گویا مصنفؒ کے ساتھ ہم کلام ہے جو نہایت ہی شفقت و محبت کے ساتھ اس کے سامنے اپنا مدعا پیش کئے جا رہا ہے۔ جس سے لازمی طور پر قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہر باب کے شروع میں تقریبا آغاز "واعلمو" سے کیا جاتا ہے[5] جس سے قاری متنبہ اور متوجہ ہو جاتا ہے۔ قیل و قال میں بھی آپ کا انداز بہت مناسب ہے اور جواب دیتے ہوئے اس مسئلے کی بھرپور اور ہر پہلو سے وضاحت کرتے ہے اگر اس کی مختلف صورتیں بنتی ہو تو اس کو تقسیم کرکے ہر ایک کی وضاحت تفصیل سے کرتے ہے۔[6]

اس کتاب میں صرف اصول کے ذکر کرنے پر اکتفاء نہیں کیا گیا بلکہ ان اصول پر متفرع فروعی احکام بھی اچھے خاصے حد تک بیان کئے گئے ہیں چنانچہ کہا جاسکتا ہے کہ مصنف نے تطبیقی پہلو کا بھی لحاظ رکھا ہے اور عملی مثالوں کے ذریعے وضاحت کا اہتمام کیا ہے۔ البتہ فروعی مسائل میں اختلاف بیان کرتے ہوئے آپ اختلاف کرنے والوں کے نام ان کی آراء کے ساتھ صراحت سے بیان نہیں کرتے۔[7]

اصولی مسائل میں اختلاف ذکر کرتے ہوئے بھی ابہام کے ساتھ آراء عموماً ذکر کرتے ہیں اور اس میں راجح رائے کی تصریح کے بعد وجوہ تصریح بھی ذکر کرتے ہے اور اگر قرآن وسنت سے اس کی دلیل مل جائے تو ذکر کرتے ہے۔[8] کلامی مباحث اور فرق باطلہ کی تردید بھی نہایت اچھوتے انداز سے کی گئی ہے جو کہ عام طور سے اصول کی کتب میں نہیں کی جاتی لیکن اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف پر کلامیات کا غلبہ ہے۔ کسی اصطلاح کی تعریف بیان کرتے ہوئے آپ اس کی مختلف تعریفات ذکر کرتے ہے اور اس میں یہ وضاحت بھی کرتے ہیں کہ کونسی زیادہ جامع ومانع اور بلحاظ فن اہم ہیں۔ اور اس کی تعریف اگر فرق باطلہ نے کی ہو تو وہ بھی بیان کرکے ان کا علمی تعاقب کرتے ہے۔[9] اسی طرح قرآن و سنت کے نصوص بطور استدلال پیش کرتے ہیں اور مخاصمہ و محاکمہ میں آپ کا انداز جارحانہ نہیں بلکہ افہام و تفہیم کا ہے۔

2: المعتمد في أصول الفقه

اس کتاب کے مصنف کا نام محمد بن عليّ بن الطّيّب، أبو الحسين البصري المعتزلي، [المتوفى: 436ھ-] ہیں۔ آپ باعتبار فکر معتزلی تھے۔ لیکن اصولی طور پر مالکی تھے۔ اور معتزلہ کے پائے کے علماء میں شمار ہوتے تھے۔ آپ کی کتب بھی کلامی منہج اور منطق و معقولات پر مبنی ہیں۔[10]

آپ نے بہت ساری تصانیف یادگار چھوڑی ہیں ان میں سے المعتمد فی اصول الفقہ کے علاوہ صلح الادلہ دو جلدوں میں، غرر الادلۃ ایک جلد میں، شرح الاصول الخمسۃ، اور کتاب الامامۃ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ایک کتاب آپ نے عقائد کے باب میں لکھی ہیں۔ جس میں مذہب معتزلہ کے عقائد شرح وبسط کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔[11] آپ کے شیوخ میں سے مشہور شیخ ہلال بن محمد ہیں جن سے ابو بکر الخطیب نے بھی روایت کی ہے۔[12] آپ کے تلامذہ میں سے ابو علی بن الولید، اور ابو القاسم بن التبان شامل ہیں۔[13]

کتاب کا تعارف اور اسلوب:

یہ کتاب خلیل المیس کی تحقیق کے ساتھ 2 جلدوں دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سے 1409 ہجری میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب کے مصنف چونکہ معتزلی المسلک ہے۔ اس لئے آپ پر معقولات کا غلبہ ہے جس کا مشاہدہ قاری کو باسانی ہو جاتا ہے۔ کتاب کا آغاز مباحث امر و نہی، مجمل، مبین، اور پھر آگے ناسخ و منسوخ کی بحث سے کی ہے۔ اس کے بعد اجماع واخبار اور قیاس واجتہاد کے مباحث ہے۔ اخبار کے ذیل میں سنت سے متعلق اصولی مباحث کا احاطہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس حوالے سے کسی خاص ترتیب کا اہتمام موجود نہیں۔ اسی طرح اس کتاب میں بعض مباحث کا بظاہر تکرار نظر آتا ہے حالانکہ در حقیقت ایسے عناوین جو مکرر ذکر کئے گئے ہے ان میں ان مسائل کو بیان کیا گیا ہے جو ما قبل میں رہ گئے تھے اور اس حوالے سے تشنگی کا احساس ہو رہا تھا اس لئے مصنف نے اصل بحث کے علاوہ دوسری جگہ پر بیان کیا ہے جیسا کہ ناسخ و منسوخ کا عنوان دو جگہوں پر نظر آتا ہے۔ کلام کا آغاز "اعلم" کے ساتھ کرتے ہیں اور پھر اس کے ذیلی مسائل کو وجوہ میں تقسیم کر کے بحث کرتے ہیں۔

کتاب میں زیادہ تر نظری مباحث ہیں اور جمہور اصولیین کی طرح امثلہ قرآنیہ یا سنت سے مثالیں کم پیش کی گئی ہیں البتہ اس بات کی تصریح ضرور کرتے ہے کہ اس بات کا ثبوت نص میں موجود ہے یا نصوص اس پر دال ہے۔[14]

آپ کا اسلوب یہ ہے کہ ہر باب کے آغاز میں یا ہر بحث کے ابتداء میں اس کے تحت آنے والے مختلف پہلوؤں کا اجمالی خاکہ پیش کرتے ہے جو قاری کے لئے دوران مطالعہ نہایت مفید رہتا ہے[15]۔ اس کتاب میں اصولی اختلافات کو بھی ذکر کرتے ہیں اور ہر اصولی کی رائے ان کے نام کی صراحت کے ساتھ بیان کی جاتی ہے جیسا کہ امام شافعی اور عیسیٰ بن ابان کا اختلاف خبر واحد کی قبولیت کے بارے میں مذکور ہے۔[16]

اسی طرح مصنف علیہ الرحمۃ قیل و قال کے ذریعے بھی کسی بحث پر وارد ممکنہ اعتراضات کے جوابات ذکر کرتے ہے جس سے قاری کا ذہن کھلنے کے ساتھ ساتھ اس مسئلے کی وضاحت بھی اچھے طریقے سے ہو جاتی ہے۔[17] کتاب کے آخر میں ضمیمۃ القلب کے عنوان سے ایک حصہ شامل کیا گیا ہے جس کے بارے میں مصنف کا کہنا ہے کہ کتاب لکھنے کے کئی سال بعد جب میں نے اس پر نظر ثانی کی تو میں نے ارادہ کیا کہ ان میں یہ مباحث بھی شامل کروں اور اس کے تحت مزید اضافے کئے گئے ہیں[18] جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف نے کتاب پر نظر ثانی کر کے اس کی تہذیب و تنقیح اور تخلیص میں پورے عرق ریزی سے کام لیا ہے۔

3: البرهان في أصول الفقه

اس کتاب کے مصنف کا نام عبد الملک بن عبد اللہ بن یوسف بن محمد الجوینی، أبو المعالي، رکن الدین، الملقب بإمام الحرمین (المتوفی: 478ھ) ہیں۔ آپ کی تاریخ پیدائش 419ہجری ہے،[19]۔

امام الحرمین نے جن اساتذہ سے استفادہ کیاہیں ان میں سے آپ کے والد محترم کے علاوہ ،أَبِي سَعْدٍ النّصرويِيّ، أَبِي حَسَّانٍ مُحَمَّدِ بنِ أَحْمَدَ المُزَكِّي، مَنْصُوْر بنِ رَامش ہیں[20]۔ امام الحرمین کے شاگردوں میں سے أبو عبد الله الفُراويّ، وأبو القاسم الشّحّاميّ وأحمد بن سهل المسجديّ، ہیں[21]

امام الحرمین کی تصانیف میں سے البرہان کے علاوہ نِهَايَة المَطلِبِ فِي المَذْهَب، الإِرْشَاد فِي أُصُوْلِ الدِّيْنِ، الرِّسَالَة النّظَامِيَّة فِي الأَحكَام الإِسلاَمِيَّة، الشَّامل فِي أُصُوْلِ الدِّيْنِ، البُرْهَان فِي أُصُوْلِ الفِقْه، مدارك العُقُوْل، غِيَاث الأُمَم فِي الإِمَامَة، مُغِيْث الخلق فِي اخْتِيَار الأَحقّ، غُنْيَة المُسْتَرشدين ہیں[22]

یہ کتاب صلاح بن محمد بن عویضہ کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں 1997 میں دار الکتب العلمیہ بیروت سے شائع ہو چکی ہیں۔ اس کتاب کے آغاز میں مصنفؒ نے ایک وقیع اور علمی مقدمہ تحریر کیاہے جس میں اصول فقہ کی اساس اور بنیادی عناصر ذکر کرئے ہے کہ اصول فقہ کی بنیاد کلام، عربی اور فقہ پر ہے اوران میں سے ہر ایک پر الگ الگ بحث کی ہے۔ اس کے بعد بیان کے ذیل میں امر و نہی، عموم خصوص اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ، اور شرائع ماقبلنا پر بحث کی ہے۔ اس کے بعد اجماع، قیاس، استدلال اور نسخ کو تفصیل سے بیان کیاہے۔

اختلاف کی صورت میں ہر قول جو صورت مسئلہ سے متعلق ہو الگ الگ ذکر کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہر قول کے متعلق دلائل اور ان کا مناقشہ کرتے ہیں اور آخر میں اپنی رائے اور قول راجح بمعہ وجوہ ترجیح ذکر کرتے ہے[23]۔ اسی طرح مصنفؒ کا اسلوب یہ ہے کہ ہر بحث کے ابتداء میں اس سے متعلق بنیادی علمی مقدمات قائم کرتے ہے جو قاری کے ذہن کو کھولنے کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ جیسا کہ قیاس کے متعلق بحث شروع کرنے سے پہلے کئی مفید مباحث کی طرف اشارہ کیاہے۔ اسی طرح ہر فصل کے آغاز میں جتنے بنیادی مباحث ہوتے ہیں انہیں فنون میں تقسیم کرتے ہیں اور اجمالی اشارہ کے بعد تفصیل کی طرف جاتے ہیں[24]۔

اصطلاحات کی تعریفات کی بابت آپ کا منہج یہ ہے کہ سب سے پہلے مختار تعریف ذکر کرتے ہے اس کے بعد اس کی وضاحت اور دیگر تعریفات پر ناقدانہ نگاہ ڈالتے ہے۔ جبکہ آخر میں اس بحث سے بر آمد شدہ نتیجہ خلاصہ کے طور پر ذکر کرتے ہے۔[25]

اس کتاب میں مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے مسئلے کی ممکنہ صورتیں ذکر کرتے ہیں اور اس کے بعد اس کو تفصیل کے ساتھ کھول کر بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر مذکورہ بحث کے متعلق اختلاف آراء پایا جاتا ہو تو اس کو اجمالی طور پر ذکر کرنے کے بعد اصحاب آراء کے دلائل اور ان پر نقد کرتے ہے جس سے اس مسئلے کے مختلف پہلو واضح ہو جاتے ہے۔ جس میں بعض اوقات شدت بھی آجاتی ہے[26]۔

احادیث بیان کرتے ہوئے آپ کا اسلوب یہ ہے کہ کبھی براہ راست آنحضرتؐ کی طرف منسوب کرتے ہے اور راوی کا ذکر نہیں کرتے اور کبھی راوی کا نام بھی ذکر کر دیتے ہے۔[27]

4: **المحصول في أصول الفقه**

آپ کا نام أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بنُ عَبْدِ اللهِ بنِ مُحَمَّد بن عَبْدِ اللهِ، ابْنُ العَرَبِيِّ الأَنْدَلُسِيّ، الإِشْبِيْلِيّ، المَالِكِيّ، ہیں۔ آپ کی تاریخ پیدائش 468 ہجری ہے جبکہ تاریخ وفات 543 ہجری ہے[28]۔ امام ابن العربی کے شیوخ میں سے آپ کے ماموں حسن بن عمر الهوزنی ،طراد بن محمد الزینبی، ابو عبدالله النعالی، ابو الخطاب بن البطر، ابو حامد الغزالی، ابو بکر الشاشی اور التبریزی شامل ہیں۔[29]

آپ کے تلامذہ میں سے عبد الرحمن وعبد الله بن أحمد بْن صابر، وأحمد بْن سلامة الأبّار الدّمشقيّون، وأحمد بْن خَلَف الكَلاعيّ قاضي إشبيلية، والحَسَن بْن عليّ القُرْطُبيّ الخطيب، والزّاهد أبو عبد الله محمد بْن أحمد بْن المجاهد، وأبو بَكْر محمد بْن عَبْد الله بْن الجد الفِهري، ومحمد بن إبراهيم ابن الفخّار، ومحمد بْن مالك الشَّرِيشيّ، ومحمد بْن يوسف بن سعادة الإشبيلي، ومحمد بن علي الكُتّامي وغیرہ ہیں۔[30]

آپ کی تصانیف میں سے عَارِضَةِ الأَحْوَذِيّ فِي شَرْحِ جَامِعِ أَبِي عِيْسَى التِّرْمِذِيّ، كَوْكَب الحَدِيْث وَالمسلسلاَت، الأَصْنَاف، أُمَّهَات المَسَائِل، نُزْهَة النَّاظر، حسم الدَّاء، فِي الكَلاَمِ عَلَى حَدِيْث السَّوْدَاء، تَرْتِيْب الرّحلَة، لِلتَّرغِيب فِي المِلَّة، الفِقْه الأَصْغَر المُعَلَّب الأَصْغَر ہیں۔[31]

یہ کتاب حسین علی الیدری اور سعید فودہ کی تحقیق کے ساتھ دار البیارق عمان سے 1999 ہجری میں شائع ہو چکی ہے۔ کتاب کا آغاز فقہ اور اصول فقہ کی تعریف اور اس کے مبادیات سے کیا گیا ہے۔ اور ابتدائی چار مسائل کے ذیل میں اکراہ، جنون، نابالغ اور نشہ کی حالت میں تکلیف کے بارے میں بحث کی گئی ہے اس کے بعد کفار پر احکام شرع کے لاگو ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں مفصل بحث ہے اور اس کے بعد لغوی اور کلام عرب سے متعلق اصولی مباحث ذکر کئے گئے ہے۔ اس کتاب میں مصنف علیہ الرحمہ نے باب اور فصل کی بجائے مسائل کا لفظ استعمال کیا ہے اور المسالۃ الاولی۔ الثانیہ اور الثالثہ وغیرہ کے ذریعے مسائل بیان کئے ہیں[32]۔ بعض اوقات آپ مختلف مسائل کو سوابق کے عنوان کے تحت ذکر کرتے ہے[33]۔ اسی طرح پہلے آپ اتفاقی امور کی وضاحت کرتے ہیں اور اس کے بعد اختلاف کی طرف عدول کرتے ہیں اور اختلاف والوں کا تعین کر کے ان کا موقف پیش کرتے ہیں[34]۔

اصولی مباحث کو بہت آسان اور عام فہم اسلوب میں امثلہ میں عملی تطبیق کے ذریعے واضح کرتے ہے اور اس پر مرتب ہونے والے فقہاء کے اختلاف اور ان کا نقطہ نظر بھی واضح کرتے ہے اور اس بارے میں اپنے نقطہ نظر کو ترجیح دیتے ہے[35]۔

احادیث ذکر کرتے ہوئے آپ کا اسلوب راوی کو ذکر نہ کرنے کا ہے بلکہ اس کی نسبت براہ راست حضور ﷺ کی طرف کرتے ہے[36]۔ فرق باطلہ کا علمی مناقشہ کرتے ہیں لیکن اس میں آپ کا انداز بیاں سخت ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک مسئلے کے مختلف جہات بنتے ہوں تو ان کو اضراب میں بیان کرتے ہیں۔ اس کتاب کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مختصر مگر جامع انداز سے اصولی مباحث کی وضاحت کی گئی ہے۔

5: الإشارة في أصول الفقه/ الحدود في الأصول

اس کتاب کے مصنف کا نام أبو الوليد سليمان بن خلف بن سعد بن أيوب بن وارث التجيبي القرطبي الباجي الأندلسي (المتوفى: 474 ھ) ہیں آپ کی تاریخ پیدائش 403 ہجری ہے۔ اصل میں آپ بطلیوس سے تھے۔ پھر آپ کے دادا اشبلیہ آگئے اور باجہ کے علاقہ میں سکونت پذیر ہوئے جہاں آپ کی پیدائش ہوئی ہے۔[37]

آپ کے اساتذہ میں سے يُوْنُس بنِ مُغِيْث، وَمَكِّي بنِ أَبِي طَالِبٍ، وَمُحَمَّدِ بنِ إِسْمَاعِيْلَ، وَأَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بنِ الحَسَنِ بنِ عَبْدِ الوَارِثِ اور حَافظ أَبِي ذَرٍّ ہیں[38]۔ جبکہ دمشق میں آپ نے عبد الرحمن بن الطُّبيز، وعليّ بن موسى السِّمسار، والحسين بن جُمَيْع. وسمع ببغداد أبا طالب عُمَر بن إبراهيم الزُّهريّ، وعبد العزيز الأَزَجيّ، وعُبَيْد الله بن أحمد الأزهريّ سے استفادہ کیا اور فقہ میں ابوطیب الطبری، اور ابو اسحاق الشیرازی کے شاگرد رہے[39]

آپ کے تلامذہ میں سے محمد بن أبي نصر الحُمَيْدِيّ، وعليّ بن عبد الله الصّقلّيّ، وأحمد بن عليّ بن غَزْلُون، وأبو عليّ بن سكَّرة الصَّدفيّ، عبد الرحمن بن محمد القاضي، وأبو بكر محمد بن الوليد الطُّرطوشيّ، وابن شبرين القاضي، وأبو عليّ بن سهل السَّبتي، وأبو بحر سُفيان بن العاص، ومحمد بن أبي الخير القاضي اور آپ کا بیٹا احمد بن سلیمان ابو الزاہد وغیرہ شامل ہیں۔[40]

آپ کی تصانیف میں سے المنتقی فی الفقہ ، المعانی فی شرح المؤطا، الاستیفاء، الایماء ،السراج فی الخلاف ،التسدید الی معرفۃ التوحید ،احکام الفصول فی احکام الاصول ،سنن الصالحین ، سنن المنہاج و ترتیب الحجاج ، التفسیر ، فرق الفقہاء وغیرہ ہیں۔[41]

یہ کتاب محمد حسن اسماعیل کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں دارالکتب العلمیہ بیروت سے 2003 میں چھپ چکی ہے۔ یہ کتاب کل ستاسی صفحات پر مشتمل ہے۔ لیکن اس مختصر رسالے میں مصنف نے دریا کو کوزے میں بند کیا ہے اور اصول فقہ کے تمام مباحث کو بڑے اچھے انداز میں واضح کیا ہے۔ جو طلبہ کے لئے نہایت مفید اور ضروری ہے۔

کتاب کے آغاز میں مصنف نے علم کلی اور علم خفی و ظاہری کی وضاحت کی ہے اور اس کے دائرہ کار متعین کئے ہیں۔ جبکہ آپ نے دوسرے اصولیین سے بالکل مختلف انداز میں کتاب کے مباحث ترتیب دیئے ہے چنانچہ سب سے پہلے تقلید کے مختلف پہلوؤں کو ابواب کی شکل میں بیان کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مفتی اور مستفتی پر بحث کی ہے۔ آگے جا کر آپ نے عموم و خصوص ور امر و نہی کے متصل سنت کے حوالے سے اصولی مباحث بیان کئے ہیں اور اسی کے ساتھ نسخ کی وضاحت کی ہے لیکن آگے چل کر انہی مباحث کو مستقل عنوانات کے تحت دوبارہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس لئے یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ مصنفؒ کی یہ کتاب کسی منطقی ترتیب و تبویب پر مشتمل نہیں۔

کتاب میں امام مالکؒ کے اصول پر زیادہ ارتکاز ہیں اور اس کے لئے قرآن و سنت سے ادلہ پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ کسی بھی مسئلے کے

آغاز میں امام مالک کا مؤقف کہہ کر اس پر بحث شروع کرتے ہیں اور پوری قوت سے اس کے اثبات میں صرف کرتے ہیں[42]۔اختلاف آراء کی صورت میں آپ کا منہج یہ ہے کہ اجمالا ان مختلف آراء کا تذکرہ کرکے اس کے بعد اپنے مذہب کی تائید کے لئے دلائل ذکر کرتے ہے اور دوسرے مواقف کا علمی مناقشہ اور ان پر رد کرتے جاتے ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اختلاف کرنے والے کا نام بھی بعض اوقات صراحت کے ساتھ ذکر کرتے ہے۔[43]

اسی طرح قیل و قال کے ذریعے آپ مسائل کی وضاحت بھی کئے جاتے ہے اور سوال اٹھا کر اس کا جواب نہایت خوبصورت انداز میں مدلل و مبرہن کرکے پیش کرتے ہے۔جو قاری کے لئے مفید اور معلومات بخش ہوتا ہے۔جبکہ زیر بحث مسئلے کے مختلف پہلو کھل کر سامنے آجاتے ہے۔[44]

مصنف علیہ الرحمۃ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ آپ جس کا قول نقل کرتے ہے اس کا نام شروع میں ضرور ذکر کرتے ہے۔لیکن اس بابت آپ کا اکتفاء اس قائل کے مشہور نام پر ہوتا ہے جیسا کہ اکثر قال القاضی کے الفاظ ملتے ہے جس کی وجہ سے قاری پر یہ واضح نہیں ہوتا کہ قاضی سے مراد کون سی شخصیت ہے البتہ بعض اوقات آپ اس کی وضاحت کر جاتے ہے کہ قال القاضی ابو بکر الباقلانی یعنی قاری کو کتاب کے اچھے خاصے حصے کا مطالعہ کرنا پڑے گا تاکہ اپنا ابہام دور کرسکے[45]۔یہ کتاب ابواب پر مشتمل ہیں اور اس کے ابواب بھی نہایت مختصر ہوتے ہیں اس لئے ہر مسئلے کے لئے باب قائم کیا گیا ہے۔البتہ کبھی کبھار باب کے تحت فصل بھی لاتے ہے۔[46]

6: الحدود في الأصول

یہ کتاب محمد حسن اسماعیل کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیہ بیروت سے ایک جلد میں 2003 میں شائع ہو چکی ہے۔یہ کتاب اپنی مثال آپ ہیں کیونکہ اس میں اصول فقہ کی اصطلاحات کی تعریفات بیان کی گئیں ہیں۔اگر اسے اصولی ڈکشنری کہا جائے تو بے جانہ ہو گا۔کیونکہ اصول فقہ کے تقریبا تمام اصطلاحات کو فنی اعتبار سے بیان کیا گیا ہے۔اس کتاب میں اصطلاح لکھ کر مالکی مذہب کے مطابق اس کی تعریف کی جاتی ہے اور پھر اس کی مختصر تشریح کی گئی ہے تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ اس میں جنس کیا ہے اور فصل کیا ہے اور ان کے ذریعے کیا خارج کرنا مقصود ہیں۔ایک اہم پہلو اس کا یہ ہے کہ مصنف پہلے اصطلاحی تعریف ذکر کرتے ہے اور اس کے بعد اس کو لغوی حوالے سے دیکھتے ہے۔جس میں بطور استشہاد قرآن کری[47]م کی آیات مبارکہ ذکر کرتے ہے اگر وہ لفظ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہو۔اس کے بعد اس کے لئے کچھ امثلہ بھی ذکر کرتے ہیں جبکہ بعض اوقات امثلہ سے متعلق بعض اہم پہلوؤں کو بھی واضح کرتے ہیں۔

نتائج:

1: پانچویں صدی ہجری میں مالکی اصولیین کی لکھی گئیں کتب اصول کے مناہج باہم بہت حد تک مختلف ہیں۔

2: ان کتب میں موضوعات اور مباحث کی ترتیب میں بھی یکسانیت نہیں پائی جاتی۔

3: اس دور میں لکھی گئی کتب پر کلامی مباحث کا غلبہ ہے۔

مصادر و مراجع

[1] سیر اعلام النبلاء، محمد بن احمد، ج33، ص185

[2] تاریخ بغداد، احمد بن علی الخطیب، دار الغرب الاسلامی بیروت، ج33، ص364

[3] سیر اعلام النبلاء، محمد بن احمد، ج33، ص185

[4] معجم المفسرین، عادل نویہض، مؤسسۃ النویھض الثقافیہ، ج2، ص542

[5] :التقریب والارشاد الصغیر محمد بن الطیب الباقلانی، موسسہ الرسالۃ، ج2، ص93

[6] ایضا، ج2، ص110

[7] ایضا

[8] ایضا، ج2، ص117

[9] ایضا، ج1، ص292

[10] تاریخ الاسلام، محمد بن احمد قائماز، دار الغرب الاسلامی، ج9، ص561

[11] ایضا

[12] سیر اعلام النبلاء، محمد بن احمد الذہبی، مؤسسۃ الرسالہ، ج34، ص92

[13] ایضا

[14] المعتمد، محمد بن علی، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج2، ص448

[15] ایضا، ج1، ص363

[16] ایضا، ج2، ص154

[17] ایضا، ج2، ص413

[18] ایضا، ج2، ص459

[19] سیر اعلام النبلاء، محمد بن احمد، مؤسسہ الرسالہ، ج35، ص443

[20] ایضا

[21] تاریخ الاسلام، محمد بن احمد قائماز، دار الغرب الاسلامی، ج10، ص424

[22] سیر اعلام النبلاء، محمد بن احمد، مؤسسہ الرسالہ، ج35، ص443

[23] البرہان، عبد الملک بن عبد اللہ الجوینی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ج1، ص10

[24] ایضا، ج2، ص5

[25] ایضا، ج2، ص6

[26] ایضا، ج2، ص8

[27] ایضا، ج2، ص21

[28] سیر اعلام النبلاء، محمد بن احمد، ج39، ص195

[29] موسوعۃ اقوال السلف، محمد المغراوی، المکتبۃ الاسلامیہ بیروت، ج7، ص127

[30] تاریخ الاسلام، محمد بن احمد قائماز، دار الغرب الاسلامی، ج11، ص834

[31] سیر اعلام النبلاء، محمد بن احمد، ج39، ص195

[32] المحصول، محمد بن عبد اللہ بن العربی، دار البیارق عمان، ص24

[33] ایضا، ص28

[34] ایضا، ص25

[35] ایضا، ص94

[36] ایضا، ص96-97

[37] سیر اعلام النبلاء، محمد بن احمد، ج36، ص15

[38] ایضا

[39] تاریخ الاسلام، محمد قیماز، دار الغرب الاسلامی، ج10، ص365

[40] ایضا

[41] سیر اعلام النبلاء، محمد بن احمد، ج36، ص15

[42] الاشارۃ، سلیمان بن خلف الباجی، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ص44

[43] ایضا

[44] ایضا، ص47

[45] ایضا، ص59

[46] ایضا، ص83